بسم الله الرحمن الرحيم

عشق کی انتہا

اصغر میرپوری

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

☆......نام کتاب : عشق کی انتہا

☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : جون 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

انتساب

پیارے بھائی محمد اسلم،

محمد اقبال، عابد محمود کے نام

جن سے مجھے بے حد پیار ملا اور

ہر کڑے وقت میں میری مدد کی

پیش لفظ

ہر حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لیے، بے شمار درود وسلام حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر، اللہ کے فضل وکرم سے آج میرا ایک اور شعری مجموعہ مکمل ہو گیا۔

یہ سب لکھنے سے میرا مقصد نہ تو شہرت حاصل کرنا ہے اور نہ ہی دولت کمانا ہے بلکہ میری تو یہ سوچ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ دیا ہے تو وہ لوگوں کے ساتھ بانٹ کر انہیں خوشیاں دوں اور ثواب کماؤں ایک دن میرے یہ اشعار ہی نشانی رہ جائیں گے جنہیں شاہد کوئی پڑھے اور مجھے دعا دے۔

میرے کلام کا مطالعہ کرنے سے قبل ایک بات ذہن میں رہے اگر آپ ایک نقاد کی حیثیت سے پڑیں تو شاہد مزہ نہ آئے اگر ایک عام آدمی کی طرح پڑیں گے تو اچھا لگے گا۔

اپنے مجموعہ کلام کے لیے میں نے برطانیہ کے کسی شاعر کی خدمات حاصل نہیں کیں وہ اس لیے کے لوگ اتنے مصروف ہیں اور اتنے نخرے کرتے ہیں کہ ان کے سوا اور کوئی شاعر ہے ہی نہیں۔

اس بارے میں ممنون ہوں جناب پروفیسر منیر احمد یزدانی شعبہ اردو گورنمنٹ کالج میر پور، نگران اعلیٰ کل پاکستان بزم فکر ونظر، کا جنھوں نے میری پہلی تین کتابوں کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا ان کے خیالات پڑھ کر میں نے اپنے سخن کو اور نکھارا بلکہ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے میری توجہ اس طرف مبذول کرائی وہ اس لیے کے پہلی تین کتابوں میں، میں نے کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی مگر ان کی رائے پڑھ کر میں نے پورے ایک شعری مجموعے کا مواد ضائع کر دیا اور صرف سنجیدہ ''آزاد غزلیں'' رہنے دیں آپ لوگ خود محسوس کر لیں گے اب میری شاعری پہلے سے مختلف ہے اس میں سنجیدہ پن ہے مگر ایک دوست کی خاص فرمائش پر اس میں آخر پر تھوڑا مزاحیہ

لکھ دیا ہے۔

امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ میری ''آزادغزلیں'' پسند کریں گے اگر ایسا ہو گیا تو سمجھوں گا کہ میری محنت کا پھل مل گیا ہے۔

انگلستان میں ریڈیو، ٹی وی پہ آج کل بہت شاعری ہوتی ہے جو کہ اردو ادب کے لیے ترقی کا سبب بن رہی ہے مگر یہاں بھی شعروادب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا یہ بیماری بڑی پرانی ہے جیسے میر تقی میر اور محمد رفیع سودا، جوش وغیرہ کے دور میں ہوا کرتا تھا۔موجودہ دور میں بھی اس اختلاف کی ایک زندہ مثال ہمارے سامنے ہے انگلستان کے شاعر ساقی فاروقی صاحب کہا کرتے تھے کہ احمد فراز شاعر نہیں ہیں بلکہ انہیں شاعر کی پہچان نہیں، اسی طرح جناب احمد فراز ان کے بارے میں کہا کرتے تھے کے ساقی فاروقی کو میں شاعر نہیں مانتا میں تو دونوں بزرگوں کا احترام کرتا ہوں ، بلکہ ریڈیو، ٹی وی پہ ان کا بہت کلام سنا ہے، جب شعروسخن کی دنیا میں ایسی مثالیں ملتی ہیں تو پھر اصغر کون سے باغ کی مُولی ہے جو لوگ اسے معاف کر دیں گے۔

میں بے حد ممنون ہوں جناب حنیف عثمانی صاحب کا جو بہت ہی اعلیٰ پائے کے سخنور اور بڑا ہمدرد دل رکھنے والے انسان ہیں میں نے جب کبھی بھی ان سے کوئی رائے پوچھی یا کسی غزل کی اصلاح کرانی چاہی تو انہوں نے مجھے کبھی نہیں ٹالا خوشی خوشی ہر بار میری مدد کی ہے یہ سلسلہ کافی سالوں سے چلا آرہا ہے مگر انہوں نے کبھی بھی احسان نہیں جتایا۔اللہ تعالیٰ انہیں اس کا ضرور اجر دے گا۔آخری صفحات پر کچھ مزاحیہ اشعار شامل کر دیے گئے ہیں امید ہے پسند آئیں گے۔

آپ کی دُعاؤں کا طالب

محمد اصغر میرپوری

میرے مولا مجھ پر اتنا کرم کر دے

میرے مولا مجھ پر اتنا کرم کر دے
مجھے ہر اک نظر میں محترم کر دے

جن لوگوں پر تیری خاص رحمت ہے
ان کے ساتھ اصغر کا بھی نام کر دے

......☆......

لب پہ جب اللہ کا نام آتا ہے

لب پہ جب اللہ کا نام آتا ہے
میرے دل کو بڑا آرام آتا ہے
خالص توحید کی دعوت دیتا ہوں
تو وہابی ہونے کا الزام آتا ہے
خدا کا کوئی شریک نہیں ٹھہراتا
غیر اللہ سے مانگنے کا نہ کام آتا ہے
کملی والے کا جب ذکر ہوتا ہے
تو لب پہ درود وسلام آتا ہے

......☆......

فقط صرف اللہ ہی میرا مددگار ہے

فقط اللہ ہی میرا مددگار ہے
غیر اللہ سے کوئی نہ سروکار ہے

جو لوگ تیری ہی عبادت کرتے ہیں
وہ خوشیوں سے دامن بھرتے ہیں

اپنے پیاروں کو ہمیشہ آزماتا ہے تو
بھٹی میں ڈال کر انہیں سونا بناتا ہے تو

جو نادان تیرے شریک ٹھہراتے ہیں
وہ خود اپنا گھر جہنم میں بناتے ہیں

تیرے ہاں کالے گورے کی نہ تفریق ہے
تو ہر صاحب ایمان کا رفیق ہے

......☆......

اللہ کے بندے ہو تو انسان بن کے رہو
دنیا میں انسانیت کی پہچان بن کے رہو

اگر چاہتے ہو لوگ تمہیں خرد مند جانیں
تو سب کے سامنے انجان بن کے رہو

دنیا مسافر کی منزل نہیں گزرگاہ ہے
تم سب لوگ یہاں مہمان بن کے رہو

کسی کے دل میں اپنی چاہت جگاؤ
پھر اس کے دل کا ارمان بن کے رہو

تنہائی کا احساس نہ ہونے پائے
اپنے آپ میں ایک انجمن بن کے رہو

......☆......

جس کے ساتھ ماں کی دعا ہوتی ہے
اس کے مقدر میں جنت کی ہوا ہوتی ہے

ماں کی گود سے جسے اچھا درس ملے
وہی جانتا ہے ماں کی قدر کیا ہوتی ہے

اولاد غموں کو کبھی چھپا نہیں سکتی
ماں بچوں کی ہر بات سے آشنا ہوتی ہے

جن لوگوں کی مائیں دنیا میں نہیں ہیں
ان سے کبھی پوچھو کہ ماں کیا ہوتی ہے

جس بیٹی کو ماں سے حیا کا زیور ملتا ہے
زندگی کے سفر میں وہ بیٹی باحیا ہوتی ہے

جسے اپنی ماں کی دعا مل جائے اصغر
اس بیٹے کے ساتھ رب کی رضا ہوتی ہے

......☆......

جو وعدہ نبھانے کی ٹھان لیتے ہیں
اپنے سر پر ہم باندھ کفن لیتے ہیں

موسم سرما کی طویل راتوں کو
تیری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں

کسی کو ہم سے کتنا پیار ہے
اس کا چہرہ پڑھ کر جان لیتے ہیں

کوئی دوست گر ہمارا دل مانگے
پل بھر میں بات مان لیتے ہیں

زندگی میں گر غموں کی دھوپ ہو
صبر کا سائبان سر پہ تان لیتے ہیں

......☆......

میں اسے نہ اس کا پیار چاہتا ہوں
عمر بھر کے لیے اک دلدار چاہتا ہوں

شائد وہ اپنی کشتی میں بٹھا لے
حیات کا سمندر کرنا پار چاہتا ہوں

وہ مجھے گرداب میں چھوڑ دے گا
پھر بھی کرنا اس کا اعتبار چاہتا ہوں

اس کے ہجر میں جل کر دیکھ لیا
اب اس یار کا کرنا دیدار چاہتا ہوں

میری خوشیوں کو خزاں کھا گئی
زندگی میں اب فصل بہار چاہتا ہوں

......☆......

میرے پیار میں جو دنیا سے ماورا تھی
اس کے سوا اور نہ کوئی دل کی دعا تھی

اس کے ساتھ سال بھی پل لگتے تھے
اس سے دور رہ کر زندگی سزا تھی

غصے میں جب کبھی وہ روٹھ جاتی
لگتا تھا جیسے زندگی مجھ سے خفا تھی

جیون میں اب خوشیاں نہ سکوں ہے
لگتا ہے جیسے وہ سب اس کی عطا تھی

اب کس کے ساتھ میں اپنے درد بانٹوں
دنیا میں ایک وہی تو میری غم آشنا تھی

......☆......

تیرے بن میں نئے سال میں اداس ہوں
کیا بتاؤں آج کل میں اداس ہوں

اگر تو بُرا نہ مانے تو عرض کروں
کر دے ایک فون کال میں اداس ہوں

میں نے تیری امانت تجھے لٹانی ہے
آجا اپنے درد سنبھال میں اداس ہوں

پڑوسن سے دل لگا کر بھی دیکھ لیا
دیکھ لو پھر بھی ہر پل میں اداس ہوں

تجھے بھلانے کی خاطر کیا کیا نہ کیا
کیسا بھی ماحول ہو ہر حال میں اداس ہوں

......☆......

کیا بتائیں کیسے وقت گزارہ کرتے ہیں
تجھ سے ملنے کی دعا یارا کرتے ہیں

دن بھر تصور میں تجھ سے باتیں کرنا
رات تنہائی میں تجھے پکارا کرتے ہیں

زیست کہ ساگر میں طوفاں آہیں تو کیا
گرداب میں دوست سے نہ کنارا کرتے ہیں

جن کی باتیں دل کی گہرائی تک نہ پہنچیں
ان کا ساتھ کہاں ہم گوارا کرتے ہیں

ہم نے تو تمہیں اپنا سچا یار سمجھا
مصیبت میں یار یار کو نہ بے سہارا کرتے ہیں

......☆......

درد دل کی اس نے ایسی دعا دی ہے
من میں زندگی کی لہر دھرا دی ہے

سنا ہے وہ آئیں گے میری عیادت کو
ابھی سے انتظار کی شمع جلا دی ہے

جانے کیسا طلسم تھا اس کی آنکھ میں
ایک نظر میں میری ہمت بڑھا دی ہے

یہ سب اس کی دعاؤں کا اثر ہے شائد
جس نے اصغر کی زندگی بڑھا دی ہے

اصغر کے پیار کو قبول کریں یا ٹھکرا دیں
ہم نے دل کی بات انہیں بتا دی ہے

......☆......

Thank You for previewing this eBook

You can read the full version of this eBook in different formats:

- HTML (Free /Available to everyone)
- PDF / TXT (Available to V.I.P. members. Free Standard members can access up to 5 PDF/TXT eBooks per month each month)
- Epub & Mobipocket (Exclusive to V.I.P. members)

To download this full book, simply select the format you desire below

Free-Ebooks.net